

ہم ٹی وی بلاک بسٹر ڈرامہ ثبات : تجزیہ و تبصرہ



Mujahid Ali 0333 457 6072

meritehreer786@gmail.com

اپنی نوعیت کا منفرد تجزیہ

Drama Review & Analysis

فہرست

ہم ٹی وی نیٹ ورک --- ۳

ڈرامہ کاسٹ --- ۵

تعارف و تمہید --- ۸

کچھ ڈرامہ شبات کے بارے میں --- ۹

شبات ڈرامے کے رائٹر کے ڈرامے کے متعلق ذاتی خیالات و رائے --- ۱۱

ڈرامہ کہانی و پس منظر --- ۱۳

تفصیلی تجزیہ و تبصرہ، تنقیدی جائزہ --- ۲۱

بہترین ڈائلاگ و مناظر --- ۲۹

مصنف (صاحب قلم) کی ذاتی رائے --- ۳۲

ڈرامے سے حاصل کردہ سبق --- ۳۳

ڈرامہ شبات: یوٹیوب لنکرز --- ۳۵

تصویری جھلکیاں --- ۳۶

تھیم سانگ --- ۵۳

ہم ٹی وی نیٹ ورک

ہم نیٹ ورک لمیٹڈ کا آغاز ۱ جنوری ۲۰۰۵ میں ہم ٹی وی کے ہوا تھا۔ سلطان صدیقی اور دُرید فتریشی ہم ٹی وی کے بانیوں میں سے ہیں۔ ہم ٹی وی کا شمار تفریح اور معیاری ڈراموں کے حوالوں سے نمایاں رہا ہے۔ ہم ٹی وی کی ایک نمایاں خصوصیت عورتوں کے مسائل پر مبنی ڈرامے پیش کئے جاتے ہیں! ڈرامہ ثبات اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے!

ثبات ڈرامہ پاکستانی ٹیلی ویژن سیریز کا حصہ ہے۔ یہ ڈرامہ مومنہ دُرید نے پروڈیوس کیا جو کہ ایم ڈی پروڈکشن کے زیر اہتمام تیار ہوا ہے۔ ڈرامہ کی پروڈکشن زیادہ تر پیر محل علی شاہ ایرڈائیگری کلچریونیورسٹی راولپنڈی میں ہوئی ہے۔ ڈرامے کی پہلی قسط ۲۹ مارچ ۲۰۲۰ کو ہم ٹی وی پر آن اسیر ہوئی۔

Vision

Inspired by the finest cultural, corporate and creative values to present content which entertains and enriches audiences.

Mission

To enable the organization of outstanding content on subjects of interest and relevance to a range of audiences while using the best professional practices and ensuring long term continuity.

www.hum.tv

ڈرامہ مختصر امداد و شمار

ڈائریکٹر: شہزاد کشمیری

ایگزیکٹو پروڈیوسر: مومنہ دُرید

کل اقساط: ۲۸

پہلی قسط ۲۹ مارچ ۲۰۲۰

آخری قسط ۲۵ اکتوبر ۲۰۲۰

نشریات کا دورانیہ: ۳۵ تا ۴۰ منٹ تقریباً

29 March ,2020-25 October,2020

پروڈیوسر: مومنہ دُرید پروڈکشن

ڈرامہ کاسٹ

ایکٹر	بطور	تصویر
سارہ خان	میرال احمد	
مر وہ ہو کین	بطور انایا عزیز، انایا حسن منرید	
امیر گیانی	حسن منرید	
عثمان مختار	ڈاکٹر حارث	
جویریہ کامران	بطور زمل	

	<p>ڈاکٹر مراد</p>	<p>معراج حق</p>
	<p>علی</p>	<p>جہانزیب خان</p>
	<p>سیّد فرید</p>	<p>معظم علی خان</p>
	<p>مسز فرید</p>	<p>لیلیٰ زبیری</p>
	<p>مسز عزیز</p>	<p>سی راہیل</p>

	عنیز	سید محمد احمد
	عاطف	عباس اشرف اعوان
	یاسر تریشی	کاشف انور

تمہید

کسی بھی معاشرے میں ڈرامہ تفریح تعلیم اور معاشرے کے افراد کو ایک ثقافت میں باندھنے کا نام ہے اور اس ملک کی ثقافتی اقدار کو محفوظ کرنے میں بھی نمایاں کردار ادا کرتا ہے۔ پاکستانی ڈراموں میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ معاشرے میں مثبت اقدار کو فروغ دیتے ہوئے انقلاب بھی لاسکتے ہیں! ڈرامہ ثبات بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جس میں معاشرے میں مثبت پیغام کو پھیلانے کی ایک شعوری کوشش ہے!

ثبات ڈرامہ میں کیا ہے

دو مختلف خاندان امیر و کبیر و متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والے دو مختلف خاندانوں کی کہانی
میاں بی وی کے مابین غلط فہمی سے جنم لینے والے رشتوں میں دراڑ
مضبوط کردار کی عورت

نصرت طاقت اور پیسے کی جنگ
مکافات عمل اور زندگی کے سبق
ماں باپ کی تعلیم و تربیت کے بچوں پر اثرات
معافی، توبہ اور مکافات عمل

کچھ ڈرامہ ثبات کے بارے میں!

کہانی ایک مرکزی خیال بے ثبات زندگی کے متعلق گھومتی ہے! اس دنیا میں اللہ کے سوا کسی کو دوام حاصل نہیں وہ یا جی یا تیوم ہے۔ ہر شے نے فنا ہونا ہے اور ہر عروج کو زوال ہے۔ یہی ڈرامے کا مرکزی موضوع اور ہے۔

ثبات ڈرامہ بنیادی طور کلاس اور سٹیٹس کی کہانی بھی ہے۔ یہ اختیار طاقت محبت نفرت جیسے رویوں کی عکاسی کا مظہر ہے!

بنیادی طور پر ڈرامے میں ۲ مضبوط کردار ہی ہیں ایک عنایہ عزیز (ماوار) کا اور دوسرا میرال منرید (سارہ شاہ) کا! عنایہ کا اگر مضبوط کردار ہے تو میرال بھی مضبوط اور جاندار کردار ادا کر رہی ہے! اس کے علاوہ امیر گیلانی اور ڈاکٹر عثمان بھی لیڈنگ رول میں کام کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

یہ کہانی دو خاندانوں کے گرد گھومتی ہے۔ ایک فیملی کا تعلق انتہائی امیر کبیر گھرانے سے ہے جبکہ دوسری فیملی کا تعلق معاشرے کے متوسط طبقے سے ہے۔ کم و بیش ہر معاشرے میں یہ تفاوت ضرور پایا جاتا ہے۔ امیر اور کبیر کے درمیاں ہمیشہ ایک فاصلہ رہا ہے۔ اور ان کی سوچ اور نظریات میں فرق رہتا ہے۔ یہ تفاوت بہت سارے مسائل کو جنم دیتا ہے جیسا کہ اس ڈرامے میں اسکی جھلک دکھائی دے گی۔ لیکن اخلاق اور پیار کے سامنے پیہ کوئی اہمیت نہیں رہتا۔

کہانی عنایہ اور حسن کی لڑائی یونیورسٹی میں ہوئے ایک مقابلے کے بعد سے شروع ہوتی ہے، جب عنایہ حسن کی دولت پہ ظن کرتے ہوئے کہتی ہے کہ اگر اس کے پاس باپ کا پیسہ نہ ہو تو وہ کچھ کر نہیں سکتا۔ حسن چیلنج سمجھ کر قبول کرتا ہے اس کے اندر ایک مثبت تبدیلی پیدا ہوتی ہے وہ عام انسان کی طرح زندگی گزار کر زندگی کے مسائل کو جاننا پڑھتا ہے۔ کچھ دن بعد معاشرے کے دھکے کھانے کے بعد اسے احساس ہو جاتا ہے کہ زندگی کیا چیز ہے؟

اسے پتہ چلتا ہے کہ لوگوں کی اکثریت زندگی کی آسائشوں کے بغیر بھی جی رہے ہیں اور اپنی دنیا میں خوش ہیں۔ اسے اپنی کمائی کی بھی قدر ہوتی ہے اور اسکے استعمال سے خوشی بھی محسوس کرتا ہے

حسن کی بہن حسن اور عنایہ کے رشتے کو لیکر الجھن کا شکار ہو جاتی ہے۔ ساتھ ساتھ کسی حد تک ذہنی مرض کا شکار ہے اور وہ حد اور حبلن کا شکار رہنے لگتی ہے۔

ڈرامے میں میاں بیوی کے درمیان شک، غلط فہمیاں اور جو عدم اعتماد پیدا ہوتا ہے اور اسکی وجہ سے جو مسائل اور فاصلے جنم لیتے ہیں یہ بھی اس ڈرامے کا موضوع تھا۔

عنایہ کو ایک بھرپور پیار کرنے والی بیوی کے طور پر دکھایا گیا ہے

اس ڈرامے میں میرال کو ایک منفی کردار میں دکھایا گیا ہے۔ میرال آخر میں عنایہ سے معافی مانگ لیتی ہے۔ جب میرال مکافات عمل کا شکار ہوتی ہے تو اپنے بھائی اور بھانج سے معافی کی طلب گار ہوتی ہے اور اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتی ہے اور اسے یہ احساس ہو جاتا ہے کہ میں نے زندگی میں کچھ غلط کیا تھا!

توبہ کا تصور ایک اچھی بات تھی اور عنایہ کا معاف کرنا بہت اچھا اقدام تھا۔ اللہ اپنے بندوں کی توبہ بھی مقبول کرتا ہے جس سے رحمت نازل ہوتی ہے۔

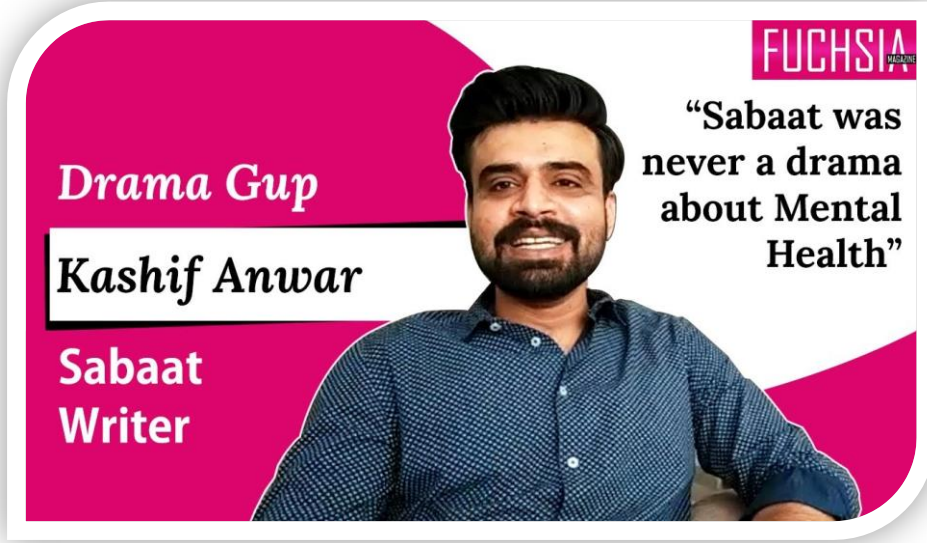
میرال کی نانی اسے ہمیشہ اسے آگاہ کرتی تھی کہ ہر چیز فانی ہے اور اس دنیا میں کسی چیز کو ثبات نہیں ہے! جب میرال زندگی میں خود حادثے کا شکار ہوئی تو وہ اس حقیقت سے آشنا ہوئی

بہر حال کہہ سکتا ہے کہ یہ ڈرامہ مجموعی طور پر فیملی ڈرامہ تھا۔ جس کی ایک وجہ اس کا منفرد آئیڈیا تھا جسکی تصدیق ڈرامہ کا ہیرو بھی کرتا ہے

ڈرامہ ”ثبات“ کرنے کی وجہ اس کا منفرد سکرپٹ ہے، امیر گیلانی

ثبات کے رائٹر کے ڈرامے سے ذاتی متعلق خیالات اور رائے

چیدہ چیدہ باتیں



ثبات کے آئیڈیا کو
دفعہ ریجیکٹ کیا گیا

ڈرامہ ثبات کو لکھنے کا
آئیڈیا گاڑی کو چلانے کے
دوران آیا
میرے ذہن میں ڈرامے
کا نام بھٹا ڈرامے نے
خود کہا کہ مجھے لکھو! ثبات
کو خود خیال آیا کہ مجھے لکھے!

میں نے سوچ کر ڈرامہ نہ لکھا۔ کہانی ملتی گئی اور میں لکھتا چلا گیا
ہر انسان ثبات چاہتا ہے طاقت دولت

ہر چیز جدید پیدا ہوتی ہے اور بوسیدہ ہو کر سر جاتی ہے۔ میں ہمیشہ جدید رہنا چاہتا ہوں

میرال کو ہر وہ چیز چاہئے جو وہ چاہتی ہے
جو میرا ہے وہ کوئی اور نہ چھینے اور بچانے کے لئے میرال بستی ہے
میں نے زندگی میں کئی میرال دیکھے ہیں!
حسن جیسے کردار اور انا یا کے کردار تو ہر جگہ پائے جاتے ہیں
کوئی انسان مکمل نہیں ہوتا
زندگی تجربے سکھاتی ہے
والدہ ساس اور نانی عزیز جیسے ہونے چاہئیں کہ بیٹی باپ کے پاس آئے بات کرے

ماں باپ سے اپنے مسائل شئیر کرے!
جب آپ کسی سے محبت کرتے ہیں تو اس کا بُرا بھی اچھا لگتا ہے جیسا کہ ڈاکٹر حارث کو منال کی نفرت
اور بُرا ویسے بھی اچھا ہی لگتا ہے
ماں گھر کو بچانے کی فکر کرتی ہے
ہر کسی کو اپنے کئے کی سزا مل کر رہنی ہے
دنیا کے سافٹ ویئر میں جو ڈالتے ہیں وہ ریٹرن آتا ہے

ثبات کا مطلب ہے ہمیشہ رہنے والی! اور وہ بس ایک ہی ذات ہے اور وہ ہے

اللہ

بحوالہ یوٹیوب انسٹروپیو

ڈرامہ ثبات: کہانی و پس منظر

میرال (سارہ خان) ایک نوجوان خود سر لڑکی ہے جس کا تعلق ایک انتہائی امیر و کبیر گھرانے سے ہے۔ سارا ایک انا پسند اور باختیار رہنا پسند کرتی ہے۔ اس کا باپ سیٹھ منرید ایک امیر کاروباری آدمی ہے جو اپنی بیٹی میرال کی غلط سوچ کو بھی سپورٹ کرتا ہے۔ جبکہ اس کی ماں اور نانی اسے زندگی کی افتداری کو سمجھنے اور عمل کرنے کی نصیحت کرتے ہیں اور اس بات کا احساس دلانے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہر چیز فانی ہے۔ میرال ہمیشہ اپنی نانی سے برا سلوک کرتی ہے کیونکہ وہ ہمیشہ اسے یہ سمجھاتی ہے کہ خوبصورتی ذہانت اور زندگی کی تمام خصوصیات عارضی ہیں اور ایک دن ختم ہو جائیں گی۔

حسن منرید (امیر گیلانی) بھی حد تک اپنی بہن کی سوچ کے زیر اثر ہے۔ وہ یونیورسٹی میں انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ دوسری طرف عنایہ (سرورہ) اس کی ہم جماعت ہے۔ ایک پرجوش بلند حوصلہ مضبوط کردار اور اچھی سوچ والی لڑکی ہے۔ اس کا تعلق ایک مڈل کلاس فیملی سے ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ خواتین کے حقوق کے حوالے سے ایک کارکن بھی ہے۔ ایک یونیورسٹی میں مقابلہ کے دوران عنایہ اور حسن کا آپس میں جھگڑا ہو جاتا ہے جب وہ انجینئرنگ ماڈل مقابلہ میں اول آتی ہے۔ حسن کو یقین ہوتا ہے کہ میں اول آؤں گا اسے عنایہ کا اول آنا پسند نہیں آتا۔ جوانی دار کے طور پر وہ انایا کی بے عزتی کرتا ہے۔ چونکہ انایا حسن کے امیر ہونے کے پس منظر کو بخوبی جانتی ہے۔ اور اسے بات کا طعنہ دیتی ہے کہ اپنے باپ کی دولت کے بغیر وہ کچھ بھی نہیں اسے اپنی ضروریات کے لئے باپ کی دولت پر انحصار کرنا پڑتا ہے اور اس نے ابھی تک زندگی میں خود اپنے بل بوتے پر کچھ حاصل نہیں کیا ہے۔ اسی جھگڑے کے دوران وہ اس کی امارت کا طعنہ دیتی ہے مثلاً یہ کہنا کہ چیز کیا ہو تم اپنا کیا ہے تمہارے پاس باپ سے ہاتھ اٹھالے تن پر کپڑے بھی نہ ہوں

یہ الفاظ حسن کے دل و دماغ پر بحبلی بن کر برکتے ہیں۔ اسکی سوچ اور زندگی کے طور طریقے ہی بدل جاتے ہیں وہ دم ایک عام انسانوں کی طرح زندگی گزارنا شروع کر دیتا ہے۔ اور چھوٹی موٹی حباب بھی کرتا ہے۔ وہ عام پبلک ٹرانسپورٹ میں سفر کرتا ہے!

حسن انایا کو اسکے مختلف ہونے اور آزاد سوچ کی وجہ سے پسند کرنا شروع کر دیتا ہے۔ دوسری طرف میرال حسن میں کچھ تبدیلیاں نوٹ کرنا شروع کر دیتی ہے۔ لیکن وہ اس پر اپنا کنٹرول نہیں کر پاتی لیکن وہ عنایہ کے متعلق حبابنا شروع کر دیتی ہے۔ اس مقصد کے لئے وہ اسکے دوست علی کو استعمال کرتی ہے۔ اسے یونیورسٹی کے اندر عنایہ اور حسن کے جھگڑے کے متعلق بھی پتہ چل جاتا ہے وہ یونیورسٹی پہنچ جاتی ہے اور اس سے جھگڑا کرتی ہے کہ وہ میرے بھائی میں دلچسپی نہ لے اور کھلے عام اسکی تذلیل کرتی ہے اور غصے میں انایا کو تھپڑ مار دیتی ہے۔ عنایہ ٹھنڈے دماغ سے صورتحال کو کنٹرول کرتی ہے۔ تھپڑ کی خبر حسن تک بھی پہنچ جاتی ہے اس طرح حسن کا اپنی بہن کے ساتھ جھگڑا ہو جاتا ہے۔

میرال کے برتاؤ کا اس کی نانی کے دل و دماغ پر گہرا اثر ہوتا ہے اور اسی غم کی وجہ سے اس کو دل کا دورہ پڑتا ہے اور وہ حبابنا نہیں ہوتی اور ہسپتال میں وفات پا جاتی ہے۔ میرال اپنی نانی کی پرانی ڈائری اور تصاویر کو بھی دیکھتی ہے۔ اور لکھی ہوئی باتوں کا گہرا اثر لیتی ہے۔

میرال نانی کی موت کا اپنے ذہن پر بہت زیادہ اثر لیتی ہے۔ جس سے وہ ذہنی طور پر منتشر ہو جاتی ہے۔

عنایا کی ایک سہیلی کو ایک بلیک میلرینگ کرتا ہے اور بدنام کرنے کی دھمکیاں بھی دیتا ہے وہ اپنی سہیلی کی مدد کرنے کے لئے اس بلیک میلر سے ملنے کے لئے جاتی ہے جس کے پاس موبائل اور لیپ ٹاپ پر سہیلی کے متعلق قابل اعتراض مواد ہوتا ہے۔ راستے میں حسن عنایہ کی گاڑی دیکھ لیتا ہے اور اسکا پیچھے کرتا ہے وہاں عنایہ

مشکل میں پھنس جاتی ہے اور بلیک میل اس پر پلسٹن تان لیتا ہے اس پر حسن اسکی مدد کے لئے آگے بڑھتا ہے لڑائی ہوتی ہے اور اسکے کندھے پر گولی لگتی ہے۔

وہی بلیک میل عنایہ اور اسکی سہیلی کو بلیک وقت بلیک میل کرتا ہے۔ حسن انایا کی سہیلی کی مدد کرتا ہے اور اسکا کوئی جاننے حاس ادارے میں ہوتا ہے اسکی مدد سے وہ عنایہ اور اس کی سہیلی مدد کرتا ہے۔ حسن عنایہ کو شادی کے لئے پروپوز کرتا ہے۔ عنایہ بھی حسن کے معاملے میں سوچتی ہے اور دل ہی دل میں اسکو چاہنے لگ جاتی ہے۔

عنایہ حسن سے شادی کرنے کے لئے ہاں کر دیتی ہے۔ حسن اپنے ماں باپ کو انایا کے گھر رشتے کے لئے بھیجتا ہے لیکن چونکہ سیٹھ منرید اس رشتے سے خوش نہ تھا ابو حب اپنی بیٹی کے! وہ وہاں جا کر عنایہ کے گھر والوں کی بے عزتی کرتا ہے اور عنایہ کی بھی جس سے عنایہ کا والد غصے میں آ جاتا ہے اور سیٹھ منرید کو اپنے گھر سے نکلنے کا کہتا ہے۔ سیٹھ منرید عنایہ کے باپ عزیز کو مڈل کلاس ہونے کا طعن دیتا ہے۔ حسن کی ماں اپنے شوہر کے برے رویے کی معافی مانگتی ہے۔ عنایہ اپنے والدین کی بے عزتی کے بعد حسن کے رشتے کو ٹھکرادیتی ہے۔

حسن کو ساری صورت حال کا پتہ چل جاتا ہے اور وہ دوبارہ عنایہ سے ملنے کے جتن کرتا ہے آخر کار عنایہ مجبور ہو کر رشتے کے لئے ہاں کر دیتی ہے اور یوں انکی شادی ہو جاتی ہے۔ لیکن میرال اس رشتے کو ناپسند کرتی ہے اور وہ شادی کی تقریب میں بھی شرکت نہیں کرتی ہے اور اس نفرت کی آگ میں جل رہی ہوتی ہے اور اسی جلن اور غصے میں حسن کے خُجہ عروس کے کمرہ کو جلا دیتی ہے۔ وہ اپنے مسکیتر کے ذریعے عنایہ کو قتل کروانے کا منصوبہ بناتی ہے اور اسے کرائے کے قاتل کا انتظام کرنے کا بھی کہتی ہے۔

میرال ماں باپ کے فیصلے سے باغی ہو کر اچانک اپنے مسگیتر سے شادی کا پلان بناتی ہے لیکن وہ بھاگ جاتا ہے۔ شادی کا دایمہ میرال اور سیٹھ منرید کی دھمکیوں کی وجہ سے ملتی ہو جاتا ہے۔ لیکن گھر میں میرال اور سیٹھ منرید کا اپنی بہو کے ساتھ برتاؤ کچھ اچھا نہیں ہوتا! عنائہ ماں باپ کی نصیحت اور تربیت کی وجہ سے وہ میرال اور اپنے سسر سے جھگڑا تک نہیں کرتی ہے۔

عنائہ چونکہ انجمنز ہوتی ہے اور وہ حباب کرنا چاہتی ہے۔ شادی کے بعد عنائہ اور حسن اپنے دفتر کو جوائن کرتے ہیں لیکن حسن کا باپ میرال کو کمپنی کا سی ای او بنادیتا ہے۔ اور اس کا حصہ بھی میرال کے حصے سے کچھ کم ہوتا ہے۔ حسن اس فیصلہ پر چپ رہتا ہے۔ لیکن میرال دفتر کی میٹنگز میں اپنی بھابھی کے ساتھ برابر تاؤ کرتی ہے اور ایک میٹنگ میں اس کو تھپڑ بھی جھڑکتی ہے۔ حسن اپنے باپ سے میرال کے رویے کی شکایت کرتا ہے لیکن اس کا باپ میرال کے اس رویے کو بھی سپورٹ کرتا ہے۔

میرال اپنی نانی کے کہے الفاظ اور ڈائری کے الفاظ میں گم رہتی ہے اور حسن طاقت پیسے چھننے کے خوف میں مبتلا رہتی ہے اور نفسیاتی مسائل کا شکار رہنے لگ جاتی ہے اور محسوس ہوتا ہے کہ اس کی نانی اس کے سامنے آجاتی ہے۔ میرال کی دوست اسے مشورہ دیتی ہے کہ اس کو کسی ماہر نفسیات سے مشورہ کرنا چاہیے۔ وہ ڈاکٹر حارث سے ملتی ہے ڈاکٹر حارث اس کا مرض جان کر اس کی تھراپی اور نفسیاتی تھراپی کرتا ہے اور وہ اس علاج کے دوران اس کی ذہنی حالت کچھ بہتر ہو جاتی ہے اور اسی علاج کے دوران دونوں کی ایک دوسرے کے ساتھ ذہنی ہم آہنگی بھی ہو جاتی ہے اور میرال بھی اس کی محبت میں کسی حد تک گرفتار ہو جاتی ہے۔ اور یوں وہ کسی حد تک بلکہ کافی حد تک ایک دوسرے کی محبت میں گرفتار ہو جاتے ہیں اسی دوران ڈاکٹر حارث اس کو شادی کے لئے پروپوز کرتا ہے

حسن کی ماں اپنے بیٹے کو سمجھاتی ہے کہ ان حالات میں اپنا علیحدہ گھر لیکر اپنی زندگی کو شروع کر دیں تاکہ گھریلو جھگڑوں سے بچ سکیں

حسن اور عنایہ علیحدہ گھر میں شفٹ ہو جاتے ہیں۔ حسن اور عنایہ باب کی کوشش کرتے ہیں۔ چونکہ وہ انجنئر ہوتے ہیں تو اسی اثنا میں سپریم کورٹ کنسٹرکشن کے شعبے پر پابندی تعمیرات پر پابندی لگا دیتی ہے جس کہ وجہ سے مارکیٹ میں باب کے مواقع کم ہو جاتے ہیں۔ لیکن عنایہ قابل ہوتی ہے اسکا پروپوزل منظور ہو جاتا ہے اور وہ زیادہ تر گھر کو چلا رہی ہوتی ہے لیکن دوسری طرف عنایہ اور حسن کے خلاف اسکی بہن سازش کر رہی ہوتی ہے اور اس مقصد کے لئے وہ حسن کے دوست کو شروع ہی سے اپنے ذاتی مقصد کے لئے استعمال کر رہی ہوتی ہے۔ اور اسے کامیابی کی صورت میں اپنی کمپنی میں بڑا عہدہ کی لالچ بھی دیتی ہے اور یوں اسکا دوست میاں بی وی کے مقدس رشتہ میں مسلسل دراڑیں پیدا کرنے کی کوششیں اور سازشیں کر رہا ہوتا ہے۔

حسن چونکہ بے روزگار ہوتا ہے اور اسے روزمرہ گھر کے اخراجات کو بھی پورا کرنا ہوتے ہیں۔ مینٹیننس چار حبز اور قصائی والے سے گوشت کی خریداری کی ایک مثال ڈرامے میں دیکھ سکتے ہیں۔ اسے زندگی کی چھوٹی چھوٹی ضرورتوں کے لئے بھی ترسنا پڑتا ہے جس سے وہ ذہنی طور ٹوٹ پھوٹ کا بھی شکار ہوتا چلا جاتا ہے۔ دوسری طرف اسکا دوست میرال کے کہنے پر اسکی بیوی کے خلاف چھوٹی چھوٹی باتوں سے اس کے دل و دماغ میں عنایہ کے خلاف کان بھرتا رہتا ہے۔ دوسری طرف عنایہ حسن کے بچے کی ماں کی بن جاتی ہے۔ دفتر کے ایک منظر میں دکھایا جاتا ہے کہ وہ اپنے باس جہانگیر کے ساتھ بیٹھی ہوتی ہے اور اسے حمل کی شکایت ہونے پر چکر آتا ہے تو اسکا باس اسکا ہاتھ پکڑ کر گاڑی میں بٹھا کر ہسپتال لے جاتا ہے تو یہ منظر حسن کا دوست اپنے موبائل کیمرے میں محفوظ کر لیتا ہے اور اسے میرال کو وٹس ایپ کر دیتا ہے

میرال سازش کرتی ہے اور حسن کے دوست کو کہتی ہے کہ وہ اپنے دوست حسن کو یہ ویڈیو کلپ دکھائے۔ میرال کا مطمح نظر یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے بھائی کو عنایہ سے نجات دلوائے اور چاہتی ہے کہ وہ حسن اسے طلاق دے دے۔ دوسری طرف حسن بھی اپنی بیوی کے معاملے میں بدگمانی کا شکار ہوتا چلا جاتا ہے۔ عنایہ ہسپتال سے اپنا چیک اپ کرواتی ہے تو اسے پتہ چلتا ہے کہ وہ ماں بننے حبار ہی ہے وہ یہ خوشخبری اپنے شوہر حسن کو سیلبریٹ کر کے بتانا چاہتی ہے، گھر آنے سے پہلے حسن جہانگیر (انایا کا باس) اور انایا کا ہاتھ پکڑا ہوا کلپ دیکھ چکا ہوتا ہے اس کا دوست اسکے کردار پر سوال اٹھاتا ہے اور حسن یہ کلپ دیکھ کر بھڑک اٹھتا ہے وہ گھر آتا ہے تو اسے الزام دیتا ہے کہ تم ایک بدکردار عورت ہو لیکن وہ اس بات کی وضاحت بھی نہیں کرتا بس الزام لگا دیتا ہے۔ وہ اپنے شوہر کو بچے کی خوشخبری سنانا چاہتی تھی خیر اس بات پر وہ اپنے گھر کو چھوڑ کر اپنے ماں باپ کے گھر چلی جاتی ہے۔ اُسے یہ موقع ہی نہیں ملتا کہ وہ یہ خوشخبری حسن کو بتائے۔ حسن کو بھی بالکل پتہ نہیں چلتا کہ وہ باپ بن گیا ہے۔ وہ حسن کا گھر چھوڑ کر اپنی ماں کے گھر چلی جاتی ہے۔ وہاں پر اسے پتہ چلتا ہے کہ اس کا باپ پھیپھڑوں کے کینسر میں مبتلا ہے ماں کہتی ہے کہ تم اپنے باپ کو نہ بتانا کہ میں نے بتایا ہے دوسری طرف عنایہ حسن اور اپنے مابین ہوئے جھگڑے کو اپنے باپ کو نہیں بتاتی اور کہتی ہے کہ اچانک باب کے سسلے میں حسن دبئی چلا گیا ہے۔ عنایہ کے باپ کو اپنے نانا بننے کی خوشخبری ملتی ہے اس پر وہ اپنے اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور بہت خوش ہوتا ہے۔

حسن کا دوست میرال کے کہنے پر اس کی بیوی کے کردار کے حوالے سے حسن کے دل و دماغ میں مسلسل شکوک و شبہات پیدا کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔

اسی دوران میں عنایہ کا باپ فوت ہو جاتا ہے لیکن میرال اپنے بھائی کو یہ خبر نہیں بتاتی اور نہ حسن کو اس بات کی خبر پتہ چلتی ہے

عناہ گزر بسر کے لئے آن لائن کیک بیچنا شروع کر دیتی ہے۔ کیونکہ میرال دھوکے سے عناہ کی ماں سے اسکے شوہر سے بینک کی ڈاکو منٹ دھوکے سے لے لیتے ہیں اور اکاونٹ سے ساری رقم نکال لیتے ہیں۔

میرال ڈاکٹر حارث سے شادی کرنے کا فیصلہ کر لیتی ہے۔ میرال کا باپ اپنی بیٹی کے فیصلے کو مان لیتا ہے اور کہتا ہے کہ شادی کے بعد ڈاکٹر حارث بھی ہمارے ساتھ رہے۔

حسن کو آخر کار اپنے دوست عاطف کی وساطت سے ایک دفتر میں چھوٹی موٹی حساب مسل حباتی ہے۔ اس کا باس یا سرفٹریشی ہوتا ہے جسکو میرال کے باپ نے بد عنوانی کے الزام میں اپنی کمپنی سے نکال دیا تھا اس نے یہ حساب سوچ سمجھ کر حسن کو دی تھی تاکہ وہ اس سے بدلہ لے سکے! دفتر میں حسن کی روزانہ کی بنیاد پر تزلزل کی حباتی تھی اور بد سلوکی بھی کی حباتی تھی!

حسن کا اپنے دفتری ساتھیوں سے بھی ساتھ جھگڑا ہو جاتا تھا۔ حسن کا باس ایک جو نیر کو حسن کا باس بنا دیتا ہے جو اسکی تزلزل کرتی ہے اس پر وہ حسن یا سرفٹریشی کی حساب چھوڑ دیتا ہے اور اپنے باس کو خوب سناتا ہے۔

عناہ کو دفتر میں پروموشن مسل حباتی ہے۔ حسن کا دوست عاطف کے دل میں اس حوالے سے شک میں مبتلا کر دیتا ہے کہ عناہ کو یہ ترقی اپنے باس جہانگیر کی وجہ سے ملی ہے۔ حسن کی ماں بھی اپنے بیٹے کو سمجھاتی کہ عناہ پر محض الزام ہے لیکن وہ اپنی ماں کی بات بھی نہیں سنتا ہے

عناہ کی ماں بننے والی ہوتی ہے اور وہ دفتر کو چھوڑ دیتی ہے اور گھر بیٹھ کر آن لائن کیک بیچتی ہے تاکہ وہ اپنی اپنے گھر اور آنے والے بچے کے لئے کچھ کر سکے۔ عناہ کے ہاں لڑکے کی پیدائش ہوتی ہے اور اس کا نام ابراہیم عزیز رکھتی

ہے دوسری طرف میرال کو پتہ چلتا ہے کہ اس کا شوہر اپنی حباب پر حبارہا ہے کیونکہ میرال نے اسے کہتا ہے کہ وہ اپنی حباب چھوڑ کر میری کمپنی کو جوائن کر لو لیکن وہ نہیں مانتا تھا۔ وہ اس بات پر بگڑ جاتی ہے۔ وہ اس کا گھر چھوڑ دیتی ہے اسے دھمکی دیتی ہے کہ وہ اس سے طلاق خلع حاصل کر لے گی۔ اسے یہ بھی شک ہوتا ہے کہ اس کا کوئی چکر کسی مریضہ سے چل رہا ہے۔ اسی اشنا میں میرال کا مناسبقہ منگیت علی سے ہو جاتا ہے اور پھر اسکے ساتھ انوالو ہو جاتی ہے کچھ جھگڑے اور شکوہ شکایت کرتی ہے۔ وہ معافی مانگتا ہے علی کہتا ہے کہ میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا ہے اور اس طرح وہ میرال کے دل میں دوبارہ سے نرم گوشہ پیدا کر لیتا ہے اور دوبارہ میرال سے شادی کا خواہاں ہوتا ہے۔

کہانی کا انجام کچھ یوں ہوتا ہے کہ میرال کا روڈ ایکسڈینٹ ہو جاتا ہے میرال معذور ہو جاتی ہے اس کا سابقہ منگیترا سے چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔ اس موقع پر میرال کا شوہر اپنی بیوی کو سنبھالتا ہے اور اپنی سچی محبت کا ثبوت دیتا ہے۔ میرال کو حادثے کے بعد اپنی غلطیوں کا احساس ہوتا ہے اور وہ خود تسلیم کرتی ہے کہ اس نے یہ سزا دوسروں پر ظلم کرنے پر ملی ہے اور حسن کے سامنے یہ اعتراف کرتی ہے کہ میں نے ہی تم دونوں میں غلط فہمیاں پیدا کی تھیں۔ عنا یہ اس سلسلے میں بالکل بے قصور ہے۔ میرال عنا یا کہ گھر جا کر اس سے ہاتھ چھوڑ کر معافی مانگتی ہے! حسن عنا یہ سے اپنی بدگمانی اور برے سلوک کی معافی مانگتا ہے۔ عنا یہ دونوں کو معاف کر دیتی ہے اور یوں سب ہنسی خوشی رہنا شروع کر دیتے ہیں ہڈرامے کا اختتام یہی ایسڈ پر ہوتا ہے!

بھرپور اور تفصیلی تنقیدی تجزیہ و تبصرہ

ڈرامہ شبات کی خوبیاں و حنامیاں۔ مثبت اور منفی رجحانات

ڈرامے کی کہانی منفرد ہے۔ ڈائریکٹر نے کمال مہارت سے ڈرامہ پر کام کیا ہے اور مشکل سے کہیں جھول نظر آتی ہے۔

بلاشبہ ہدایت کار نے بہت خوبصورتی سے ہدایت کاری کا حق ادا کیا ہے اس کی وجہ سے ڈرامے میں بہت کم جگہوں پر جھول دکھائی دیا

کاسٹ ڈرامے کی کاسٹ منجھے ہوئے اداکاروں پر مشتمل ہے جو سب کے سب فن اداکاری پر عبور رکھتے ہیں ڈرامے میں موقع و مناسبت سے بہترین لباس استعمال کئے گئے

میک اپ بھی کمال ہوا۔ ڈرامے میں روشنی کا استعمال بہترین ہوا اور ایچ ڈی کی طرز پر ڈرامے کو بنایا گیا صاف اور شفاف ویڈیو نے ڈرامے کی مقبولیت کو چار چاند لگائے ہیں۔

تھیم سانگ بھی بہترین ہے

کچھ ڈرامے کے بارے میں!

انسانی زندگی خیر اور شر سے ملکر بنی ہے انسان اپنی زندگی میں گناہ بھی کرتا ہے اور ثواب بھی کاتا ہے نیکی بدی ساتھ ساتھ چلتی ہے! یہی اصول معاشرے میں لاگو ہوتا ہے معاشرے میں اچھے لوگ بھی ہوتے ہیں اور برے بھی! ان اچھے برے لوگوں کے کردار کی ایک جھلک اس ڈرامے میں بھی جھلکتی ہے۔

پاکستان میں لوگوں کی ایک اکثریت تفریح کے لئے ڈراموں کو دیکھتی ہے جن کو بلاشبہ دیکھنے والوں کی اکثریت خواتین پر مشتمل ہوتی ہے! ڈرامے میں بیک وقت متوازی طور کئی تھیم بھی چل رہے ہیں!

ڈرامے کے کئی مثبت پہلو بھی ہوتے ہیں وہاں پر کئی منفی کردار رویے بھی ساتھ چل رہے ہیں۔ ان دونوں مثبت اور رویوں کا معاشرے پر کسی حد تک ضرور اثر ہوتا ہے۔ اور اس پر تحقیقات بھی جاری و ساری رہتی ہیں

آئیے دیکھتے ہیں کہ اس ڈرامے میں کیا مثبت اور منفی امتداد جسم لیتی ہیں! اور معاشرے پر اس کے کیا اثرات مرتب ہو سکتے ہیں!

ڈرامہ شبات کی مقبولیت کی یوں تو کئی وجوہات ہیں۔

ڈرامے کی پہلی قسط سے لیکر اخیر قسط تک مختلف واقعات رونما ہوئے! جس کا احاطہ ذیل میں مختلف تبصروں و تجزیے کی صورت میں دیا جا رہا ہے۔

ماں باپ اور تربیت

حسن کی ماں نے اچھی اداکاری کی ہے لیلیٰ زبیری ویسے بھی وہ تجربہ کار اور منجھی ہوئی ہے۔ ماں کے کردار کو بہترین طریقہ سے نبھایا ہے۔ یہ ماں ہی ہوتی ہے جو گھر کو ٹوٹنے سے بچاتی ہے جبکہ دوسری طرف عنایہ کی ماں بھی ایک بہترین ماں کے طور پر سامنے آتی ہے۔ واقعی ماں ماں ہوتی ہے۔ مائیں ایسی ہی ہونی چاہئیں! نویں قسط میں دکھایا گیا کہ شادی سے پہلے باپ اپنی بیٹی کو بہترین نصیحت کرتا ہے۔ جس سے معاشرے میں اچھا پیغام جاتا ہے

نانی کا کردار بہت جاندار ہوتا ہے جو کہتی تھی کہ میرال کے اندر میں خود کو محسوس کرتی ہوں۔ لیکن وہ میرال کو تنبیہ بھی کرتی ہے کہ طاقت حسن سب ایک دن ختم ہونے والا ہے۔ ہمارے معاشرے کی ایک اچھی خوبی یہ بھی ہے اپنے گھر کے خوبصورت ترین رشتوں نانا نانی داد دادی کے مشوروں اور نصیحت کو بعض اوقات قدر کی نگاہ سے دیکھ جاتا ہے۔ نانی میرال کو راہ راست پر لانے کی کوشش کرتی ہے لیکن میرال پر اس کا اثر نہیں ہوتا دوسری طرف نانی بھی میرال کے رویے کو برداشت نہیں کر پاتی اور بیمار ہو کر موت کا شکار ہو جاتی ہے

مجموعی تجزیہ

یہاں اگر ہم ڈاکٹر حارث کے کردار کی تعریف نہ کریں تو زیادتی ہوگی۔ ڈرامے کے اندر میرال کے شوہر کو جو خود بھی ایک ماہر نفسیات ہے۔ اس کو ایک ٹھنڈے مزاج کا شوہر دکھایا گیا ہے جو اپنی بیوی کی بد مزاجی کو برداشت کرتا ہے اور بیوی کی ضد اور غصے کو تحمل مزاجی سے برداشت کرتا ہے۔ آخر میں جب میرال حادثے کا شکار ہوتا ہے تو ڈاکٹر کی توجہ اور محبت سے دونوں کا رشتہ ٹوٹنے سے بچ جاتا ہے! ہمارے معاشرے میں یہ بہترین پیغام جاتا ہے کہ کس طرح دو مختلف مزاج رکھنے والے میاں بیوی اپنے رشتوں کو بہتر طور پر نبھا سکتے ہیں۔ جو شوہر حضرات ہیں ان کے لئے بھی پیغام ہے کہ اگر وہ اپنی بیویوں کے غصے کو صبر و تحمل سے برداشت کریں تو یقیناً ان کا ازدواجی تعلق مضبوط قائم رہ سکتا ہے! ڈرامے کے اختتام پر نہایت عمدہ الفاظ میں ڈاکٹر حارث اور میرال نے ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ ہتھام کر زندگی بھر ساتھ نبھانے کا عہد کیا!

ڈرامہ کے ہیرو حسن کی اداکاری ایک اوسط درجہ کی ہے اور کوئی متاثر کن نہ تھی

ماں باپ کی تربیت کے بچوں پر مثبت اثرات ہوتے ہیں۔ عنایا کے باپ نے اپنی بچی کی تربیت اچھی کی اور وہ ایک بہترین بیٹی بن کر بھی دکھاتی ہے۔ اسکے اندر یہ اعتماد اپنے باپ کی وجہ سے ہوتا دوسری طرف میرال کے باپ کی تربیت بھی ملاحظہ کریں اس کی تربیت کی جھلک میرال کے رویے میں نظر آتی ہے۔ بہر حال یہ بات تو صادق آتی ہے کہ بچوں پر تعلیم و تربیت کا بہت اہم اثر ہوتا ہے

ماں باپ دونوں ہی بچوں کو پیار کرنے والے ہوں اور انہیں عام زندگی میں ایسا ہونا بھی چاہئے۔ ہر باپ کو عنایا کے باپ کی طرح سپورٹ کرنے والا اور خیال رکھنے والا ہونا چاہئے! اور حوصلہ افزائی کرنے والا باپ اور بیٹی کی محبت اچھا منظر لگا کہیں کہیں عزیز اور اسکی بیوی (سیمی راحیل) کے درمیان محبت بھری نوک جھوک اچھی لگی! جہانگیر کا کردار زبردست اور کمال ہے

میرال کا کردار

یہ بات بھی ماننا پڑے گی کہ میںال نے اپنے کردار کے ساتھ واقعی صحیح معنوں میں انصاف کیا ہے! منفی کردار کو اچھے طریقے سے ادا کیا! میرال اپنے گیٹ اپ، ہر رنگ، میک لباس اور ہر روپ ہر روپ میں بہت ہی اچھی دکھائی دی۔ اسکے اندر خوبصورتی دلکشی رعنائی اور عنور کا ایک حسین امتزاج تھا! میرال کی سویر اور ٹھہری ہوئی اداکاری بہت اچھی لگی! میرال کی شخصیت اور ڈراموں پر تحقیق کی جائے تو اس کی شخصیت ذرا ہٹ کر ہے وہ سافٹ ٹچ رکھتی ہے لیکن بہر حال ڈائریکٹر کی خوبی ہے کہ اس نے میرال کو منفی کردار میں سمویا اور اس کردار میں ڈھالا! اور واقعی خوب طریقے سے کام لیا!

عنایا کا کردار

عنایا کو ایک مضبوط شاندار کردار کی مالک کے طور پر دکھایا گیا ہے جو خود دار اور بااعتماد بھی ہے اور اپنی صلاحیتوں کے بل بوتے پر کچھ کرنا چاہتی ہے۔ اور آگے بڑھنے کا جذبہ رکھتی ہے۔ عنایا کا کردار بحیثیت بیوی بہت زبردست ہے۔ بطور بیوی اور گھریلو عورت عنایا پیار کرنے والی بیوی ثابت ہوئی جو اپنے شوہر کے دکھ اور مشکل، برے حالات میں ہر قدم پر اسکا بھرپور ساتھ دیتی ہے۔ اپنے شوہر کے لئے وہ واقعی باوفا سلیقہ شعار بیوی کا کردار ادا کرتی ہے اور مشکل لمحات میں انتہائی حوصلہ سے زندگی کی گزر بسر کرتی ہے۔ اور وہ شادی سے پہلے اور بعد تک برداشت کا رویہ رکھتی ہے۔ عنایا کے اندر رشتوں کو نبھانے کی بھرپور

صلاحیت دکھائی دی۔ مجموعی طور پر اس طرح کا کردار بحیثیت ہر گھریلو عورت اور بیوی کے لئے اسی طرز کا ہونا چاہئے۔ ان رویوں سے معاشرے میں مثبت رویوں کو فروغ مل سکتا ہے جس سے کئی گھرانوں کو ٹوٹنے سے بچایا جاسکتا ہے۔

ہمارے معاشرے میں جس طرح اخلاقی گراؤٹ بڑھ رہی ہے لڑکیوں کے اس طرح مضبوط کردار وقت کی اہم ضرورت ہے۔ بہر حال معاشرے میں اس ڈرامے کے ذریعے ایک اچھا پیغام دیا گیا ہے۔ اور یہ ہم ٹی وی کی ایک بہترین کاوش تھی۔

ڈرامے میں دوستی کے حوالے سے عنایا کی سہیلیوں کا کردار بہت اچھا ہے اور وہ مشکل وقت میں ایک دوسرے کی مدد کرتی دکھائی دیتی ہے۔ جبکہ دوسری طرف حسن کے دوست کا کردار انتہائی گھناؤنا ہے۔ میرال کی اپنی بچپن کی سہیلی وقت فوقت اپنی دوست کو راہ راست پر رکھنے کی کوشش کرتی ہے لیکن میرال اپنی چوہدریہٹ طبیعت کے ہاتھوں مجبور تھی!

اڈاکٹر حارث کے دوست نے بھی اپنے دوست کے لئے خوب یاری دوستی نبھائی ہے! اچھے دوست واقعی نعمت ثابت ہوتے ہیں!

پورے ڈرامے میں کہیں پر میرال اور کہیں پ عنایا اپنے کردار پر حاوی رہی!

ڈرامے کی دیگر خصوصیات

ایک اور اچھا تجربہ جو ہم ٹی وی نے کیا ہے وہ یہ کہ اس ڈرامے میں پس پردہ موسیقی اور تھیم سائنگ کو بار بار نہیں چلایا! غالباً یہی وہ چیز ہے جس نے ڈرامے کے حسن میں مزید اضافہ کیا!

ڈرامے میں نئے پرانے اداکاروں کا مکس اپ تھا۔ پرانے اور منجھے ہوئے اداکاروں میں محمد احمد اور لیلیٰ زبیری اور سیمی راہیل کا نام نمایاں ہے! ان سب نے انتہائی جاندار اور منجھے ہوئے اداکاری کی ہے!

ڈرامے کے اندر خوبصورت مناظر اور حقیقی لوکیشن نے بھی ڈرامے کی کامیابی کو بڑھایا

ڈرامے کی اچھی بات یہ بھی تھی کہ اس کے اندر ٹھہراؤ نظر آیا جو پی ٹی ڈراموں کی خصوصیت اور وصف تھا۔ اس ڈرامے نے پی ٹی وی دور کے ڈراموں کی یاد دلادی! کیونکہ پی ٹی وی کے سنہرے دور کے ڈراموں کا ایک لازمی وصف یہ بھی تھا کہ ان کے ڈراموں میں ٹھہراؤ ہوتا ہے!

ڈراموں کی مقبولیت کو بڑھانے کے لیے بے حساسی اور پاکستانی میں رائج ثقافت اور روایات سے ہٹ کر مناظر اور خیالات کو نہ ہی فروغ دیا گیا نہ دکھایا گیا۔ بس کہانی فطری طور پر قدرتی انداز سے بڑھتی ہوئی دکھائی گئی!

ڈرامہ شبات میں حسینہ معین کے ڈراموں کی ہیروئین کی جھلک دکھائی دیتی ہے حسینہ معین کے ہر ڈرامے میں عورت کو ایک مضبوط کردار کے طور پر پیش کیا جاتا تھا اور وہ روتی دھوتی نہیں تھی۔ اس ڈرامہ میں روتے دھوتے کرداروں کے متعلق کچھ ایسا نہ تھا

ڈاکٹر ڈیلیوری بہت کمال کی ہے ڈرامے کے ڈاکٹر پر کافی توجہ دی گئی۔ اور ایسا لگا کہ کہیں کہیں بڑے اچھے اور ٹھنڈے ٹھنڈے ڈاکٹر ہیں جنہوں نے ڈرامے کے حسن کو چار چاند لگا دئے ڈرامے میں بعض جگہوں منظر میں آؤٹ ڈور منظر کو بھی منسلک کیا اور قدرتی نظاروں نے ڈرامے میں مزید رنگینی پیدا کیا! اور ایچ ڈی ڈراموں نے خوبصورتی واقعی صحیح معنوں میں اضافہ کیا!۔ ڈرامے کے اندر خوبصورت منظر اور حقیقی لوکیشن نے بھی ڈرامے کی کامیابی کو بڑھایا ہے۔

نئے اداکار امیر گیلانی کو بطور ہیرو ایک موقع دیا گیا! چیخ چیخ کر اداکاری نہ ہوئی تھی اور نہ ساس بہو کے روایتی جھگڑوں کو دکھایا گیا اس میں انڈین ڈراموں جیسا کہ سٹار پلس اور دیگر ڈراموں کی طرح فینٹسی نہ تھی اور نہ فلمی طرز کے رومانوی سین کی بھرمار تھی! اور نہ ہی کوئی سنسنی خیزی تھی

اس ڈرامے کے بارے میں ایک لوگوں کا ایک عمومی تاثر یہ بھی تھا کہ شاید اس ڈرامہ کا تعلق ذہنی صحت سے ہے!

امیر گھرانے اور ایک متوسط طبقے میں اولاد کی تربیت کا بھی پتہ چلتا ہے۔ بچوں پر تربیت کے بہت گہرے اثرات ہوتے ہیں۔ چھوٹے بڑوں کا ادب و لحاظ ایک معاشرتی وصف ہے۔

ڈرامے میں حبز اسز جیسے روحانی تصور کا مندرغ اچھا اقدام تھا ویسے اس ڈرامے کی پسندیدگی کا یہ عالم تھا کہ اس میں کلائمکس تھا کہ اب کیا ہوگا جس کی وجہ سے ہر نئی قسط کا انتظار انتہائی شدت سے رہتا تھا۔

تنقید اور منفی رجحانات

بہر حال منفی کردار کے حوالے سے ڈرامے کی پوری کہانی میرال کے ارد گرد گھومتی ہے حتیٰ کہ اخیر تک اس کا منفی رویہ ہی حاوی رہا ہے اور اسکے ساتھ حسن کے دوست کا اپنے دوست کے ساتھ منفی رویہ!

میرال کا کردار

یہ بات بھی انتہائی معیوب لگتی ہے کہ کیا ہمارے معاشرے میں میرال جیسے کردار آیا واقعی موجود ہیں جن میں بھائی بہن کے مابین اس طرح شدت کے جذبات پائے جاتے ہوں۔ ویسے رائٹر کے اپنے خیالات ہیں کہ ہاں معاشرے میں اس طرح کے کردار پائے جاتے ہیں۔ میرال کے اندر بہن کے پیار کی شدت اور پیار کا جذبہ منفی طریقے سے پایا جاتا ہے وہ اپنے بھائی کو پرفیکٹ بنانے کی بننے کی کوشش کرتی ہے میرال گھر بھائی ماں باپ کو اور دنیا کو اپنی مرضی کے مطابق چلانا چاہتی ہے کئی موقعوں پر میرال کا عجیب سا نفسیاتی پہلو سامنے آتا ہے۔ وہ انتہائی سخت دل کہیں پر وہ ضدی، سنگدل اور اکھڑپن معنور حینہ بھی دکھائی دیتی ہے۔ وہ عنریب کو کچھ سمجھتی ہی نہیں ہے۔ وہ لوگوں کو دو ٹوکے کا سمجھتی ہے۔ وہ حکم دینا چاہتی ہے۔ میرال زندگی کو بھی کاروبار سمجھتی ہے۔ وہ بہت پریکٹیکل نظر آتی ہے اپنے آپکو کچھ سمجھتی ہے۔ بیٹی باپ سے بڑھ کر نکلی۔ وہ اپنی ماں سے بھی بد تمیزی کرتی دکھائی دیتی ہے۔ میرال (بیٹی) ماں کو کہتی ہے کہ احبازت لیکر کمرے میں آنا ہوتا میرال نانی کے ساتھ انتہائی بد تمیزی کرنا اور اسکے ساتھ بُرا برتاؤ ڈرامہ میں امیر گیلانی (حسن) کی اداکاری اتنی جاندارانہ لگی وجہ انایا اور میرال کے حاوی کردار تھے! اور ان کی اداکاری کا مار جن بھی کچھ زیادہ تھا۔

باپ اور بیٹی ایک ڈگر کے سامنے نظر آتے ہیں اور اسکی سوچ اسکی بیٹی میں بھی نظر آتی ہے شادی کے موقع پر بھائی کو کہتی ہے کہ میں تمہارے جنازے پر بھی نہ آؤں گی۔ ایسا تماشہ لگاؤں گی کہ سہ نہ پاؤ گے پورے ڈرامہ میں میرال کا انتہائی آزاد خیال اور انڈی پینڈینٹ عورت کا کردار رہا ہے اور طلاق کے معاملے میں وہ خود ہی بولڈ فیصلہ کرتی ہے۔ جس کئی خاندانوں کے اندر لڑکیوں میں خود سری کا جذبہ پیدا ہو سکتا ہے۔ ایک موقع پر میرال اپنے منگیتز کو کہتی ہے کہ کچھ دیر باہر بیٹھو پر سنل بات کرنی ہے

ڈرامے کے اندر بہن کو یار کہا گیا

نانی کا خواب میں آنا اس بات اور کردار کی سمجھ نہیں آئی۔ پتہ نہیں مصنف نے نانی والا کردار کیوں ڈالا ہے؟

باپ سے انتہائی گھٹیا سلوک

اسکا اپنی بچپن کی دوست کے ساتھ انتہائی گھٹیا سلوک جب وہ اسکو گھر چھوڑنے جاتی ہے دوبارہ

ڈرامہ کے اندر کچھ بے حیائی کے مناظر بھی ہیں جس میں قسط نمبر ۲-۱۸ منٹ پر شب زفاف کے مناظر ہیں

- سینہ چھاتی قسط ۲، ٹائم ۸، ۹ منٹ پر کچھ بے حیا

ڈرامے کے اندر حبسنی ہر اسگی جیسے موضوع کو بھی زیر بحث لایا گیا ہے جو غیر ضروری بھی لگتا ہے۔

نویں قسط میں بہت برا لگا جب میرال کے باپ نے عنایا کے گھر والوں کو کہا کہ وہ حباہل ہیں۔ ان حباہلوں کے لئے اتنا اہتمام کرنے کی کیا ضرورت ہے

میرال کسی چھوٹے بڑے کا لحاظ نہیں کرتی ہے

باپ بیٹی کی تربیت عنلط طریقے سے کرتا ہے تعلیم و تربیت کی کمی ہے۔ جبکہ دوسری طرف عنایا کا باپ بھی ہے جو اپنی بیٹی کی تربیت بہترین اصولوں پر کرتا ہے۔

منلمی چڑ دینے کی کوشش کی گئی جب وہ باہر سے آتی ہے بعض جگہوں پر محسوس ہوا کہ ڈرامہ کے اندر منلم کی طرز پر کچھ سین رکھے گئے ہیں مثلاً جب میرال امریکہ سے واپس آتی ہے ایسے لگتا تھا کہ کوئی منلمی سین منلمایا جا رہا ہو۔

جب ڈاکٹر حارث میرال کو شادی کی پیشکش کرتا ہے تو وہ جھک کر میرال کے سامنے گھٹنوں شادی کی درخواست کرتا ہے۔ ہمارے کلچر میں یہ رجحان عنلط ہے کہ معنربلی کلچر کی نقالی کرتے ہوئے ایک لڑکا گھٹنوں پر جھک کر شادی کی پیشکش کرے

ڈرامے کے اندر مزاح نہیں ہوتا یہ ڈرامہ اپنے موضوع کی نسبت سنجیدگی سے بھرپور ڈرامہ ہے۔ عنایا کے والد عزیز کی وجہ سے ڈرامے میں کہیں کہیں ہلکے جھلکے مزاح کی جھلک ہے۔

ڈرامے میں یہ بات عجیب لگی کہ میرال کی سہیلی ڈھیٹ قسم کی سہیلی پھر بھی دوست بنی رہتی ہے ڈرامے میں میرال شادی شدہ ہونے کے باوجود بھی اپنے سابقہ منگیتر سے ملتی ہے اسکا منگیتر شادی شدہ میرال سے کہتا ہے کہ میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں!

ڈرامے کی آخری قسط میں منلمی طرز کے کچھ مناظر تھے جس میں گلے ملنا اور ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر بیٹھنا۔ اب ناظرین سمیت اکثر اس بات کو معیوب نہیں سمجھتے ہیں!

ناظرین سوشل میڈیا اور یوٹیوب

وقت فوقت لوگوں نے قسط وار اپنے تاثرات شکیر کئے ہیں جن سے ان کے مجموعی رد عمل کا پتہ چلتا ہے! زیادہ تر مردوزن نے سوشل میڈیا (فیس بک) اور یوٹیوب پر ڈرامے سے متعلق اپنی انتہائی پسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ لوگوں کے تاثرات (کمنٹس) کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ لوگوں کی اکثریت نے ڈرامے کی کہانی کو پسند کیا ہے۔

لوگوں کی اکثریت اس حوالے سے متحس تھی کہ ڈرامے کا اختتام کیسے ہوگا۔ کیا میرال مرحبائے گی یا کسی حادثے کا شکار ہوگی یا بارمان حبائے گی!

بہر حال مجموعی طور پر ناظرین کی اکثریت نے ڈرامے کے خوشگوار اختتام کو سراہا ہے عمومی طور پر عوام کی اکثریت اس بات کی متمنی تھی کہ مینال کو کوئی سبق ملنا چاہئے اسے کوئی ٹھوکر لگنی چاہئے یا اسکے ساتھ بھی براہونا چاہئے یعنی برے کام کا برا انخام اور مکافات عمل! کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ مینال کو اپنے کئے کی سزا ضرور ملنی چاہئے۔ اختتام میں یہ بات قابل ذکر تھی کہ حادثے کے بعد میرال کو اپنی غلطی کا احساس ہو جاتا ہے! اس کا سابقہ منگیترا کو چھوڑ کر چلا جاتا ہے جو طلاق کے بعد اس سے شادی کا متمنی ہوتا ہے! میرال کا اپنے بھائی اور عنایا سے معافی مانگنا ایک اچھا فعل تھا جس کو ناظرین کی کثیر تعداد نے سراہا ہے!

ڈرامہ ثبات: بہترین جملے و مناظر

کسی بھی ڈرامے کا حُسن بنیادی طور پر اسکی مضبوط کہانی ہوتا ہے! پھر اس کے بعد دوسرے عناصر مثلاً جیسا کہ بہترین ہدایت کاری، منجھے ہوئے اداکار اور اسکی عکاسی! یہ سب مل کر ڈرامے کے حُسن کو چار چاند لگاتے ہیں! بعض اوقات ڈرامے کے اندر ادا کئے گئے بعض بہترین ڈاکٹراگ اور مناظر ڈرامے کو امر کر دیتے ہیں! اسی طرح اس ڈرامے میں کچھ ایسے مناظر اور بہترین جملے بھی جنہوں نے اس ڈرامے کے حسن کو صحیح معنوں میں چار چاند لگا دئے ہیں!

ذیل میں اس ڈرامے سے اخذ کردہ جملوں اور مناظر کو مختصر طور پر بیان کیا جا رہا ہے! راقم کو یہ الفاظ اور مناظر وقت کے ان لمحوں میں بہت اچھے لگے جب ڈرامہ ایک ردھم سے رفتار سے چل رہا تھا

بہت سپیشل ہوں میں

میں کبھی دوسری دفعہ انسان سے دھوکہ نہیں کھاتا

بچوں کی شادی وقت پر ہو جائے تو وہ بہت ساری قباحتوں سے بچ جاتا ہے

انسان کام کرتا رہا ہے کام کا رہے گا ورنہ کسی کام کا نہ رہے گا

زندگی مسلسل جدوجہد کا نام ہے۔ انسان کو مرتے دم تک جدوجہد کرنی چاہئے

مرد کام کرتے ہوئے اچھا لگتا ہے

بیٹی والوں کی خدا بہت سُنتا ہے

آپ نانا بننے والے ہیں ماشاء اللہ ماشاء اللہ! یا اللہ تیرا شکر ہے

بہت یقین ہے ہمیں بُشری تمھاری ونا پر! ہمیں ہم بے وفائی کر جائیں تم سے نہ ہوگی۔ تم نہیں چھوڑ کر جاوگی

ساری زندگی مجھ سے مزدوریاں کرواتی رہی ہو

مرد ہمیشہ بچہ ہوتا ہے

عورت کھلونا ہوتی ہے

کچھ لوگ اچھے وقت کے ساتھی ہوتے ہیں

مجھے میرے گناہوں کی سزا مل گئی ہے

میں تمھاری اور عنایہ کی محرم ہوں

میں نے تم دونوں کے ساتھ بہت بُرا کیا ہے

معاف کر دینا اللہ کو بہت پسند ہے

کسی سے بدلہ لینے سے نقصان اپنا ہی ہوتا ہے

جتنی سچائی تمھاری آنکھوں میں ہے عنایہ تو کیا پوری کائنات تمھیں معاف کر دے گی

لوگ کہتے ہیں کہ خدا نظر نہیں آتا بے بسی میں محرومی میں۔ جب معاملات انسان کے بس

سے باہر ہو جائیں۔ تو خدا نظر آتا ہے

میں نے بھی سوچا کہ میری اس حالت کی وجہ کیا ہے! جواب لینے تمھارے پاس آئی ہوں

اللہ نے مجھے میرے گناہوں کی سزا دے دی

جیتی رہو خوش رہو

عقل مند انسان وہی جو بے تجربے سے سیکھتا ہے اور آگے بڑھتا ہے بے تجربات سے انسان یاد رکھنے سے انسان

آگے نہیں بڑھ سکتا

وقت کا پڑھایا ہوا کوئی نہیں بھولتا کتابیں باتیں بھول جاتی ہیں

ایک لڑکی ساری زندگی اپنے آپ کو سنبھال کر رکھتی ہے۔ اس کا نکاح ہوتا ہے وہ اللہ کے نام پر اپنا آپ کسی کو سونپتی ہے۔ تم اس رشتے کو مذاق سمجھتی ہو

جب وقت سبق دیتا ہے تو اسکی قیمت بھی وصول کرتا ہے

انسان چاہے جتنا بھی چالاک ہے خدا دیکھ رہا ہے جو کرے گا سو بھرے گا

اب دکانیں لیپ ٹاپ پر کھل گئی ہیں

رشتے بزنس تھوڑی ہوتے ہیں کہ اچھا چلتا رہے تو چلاتے جاؤ اور برا چلے تو بند کر دو

چیز کیا ہو تم اپنا کیا ہے تمہارے پاس باپ سر سے ہاتھ اٹھالے تن پر کپڑے بھی نہ ہوں

بہترین سین

وہ منظر بہت اچھا لگا جب عنایا کی ساس کے گھر آتی ہے لیکن وہ اسے اندر نہیں بلاتی بلکہ کہتی ہے کہ آئیں کار میں بیٹھ میں بیٹھ کر بات کرتے ہیں کیونکہ وہ اپنے باپ کو محسوس نہیں ہونے دینا چاہتی تھی کہ وہ اپنے شوہر کے گھر سے ناراض ہو کر آئی ہے

آخری قسط میں میرال کے شوہر کے مضبوط جملوں نے ناظرین کو متاثر کرنے کے ساتھ ساتھ جذباتی بھی کیا واقعی اس ڈرامے کا سین پہلو یہی تھا کہ رشتے زندگی کا انمول اثاثہ ہیں

آخری قسط میں جب میرال عنایہ سے معافی مانگنے کے گھر آتی ہے تو عنایہ میرال کی طرف دیکھتی ہے اور پھر دروازہ بند کر دیتی ہے اور بڑا دروازہ کھول دیتی ہے۔ یہاں پر عجیب سا سسپنس تھا کہ شاید وہ اسے اپنے گھر نہیں آنے دینا چاہتی تھی

صاحب قلم!

ایک فوری لائبریری! عرصہ دس سال تحقیق سے تعلق رہا ہے۔ معاشرتی موضوعات اور ڈرامہ فلم شوبز دلچسپی کے موضوع ہیں جن پر وقت فوقتاً لکھنا محبوب مشغلہ بھی ہے۔

مصنف کا مستقبل تدریس میں درج ذیل ڈراموں کا تجزیہ کرنے کا ارادہ ہے بشرط زندگی اور فرصت!

الف اللہ اور انسان

راخجہارا خجہا کر دے

عہد و فنا

زندگی گلزار ہے

بن روئے

برائے رابطہ

ایم علی

meritehreer786@gmail.com

0333 457 6072

ڈرامے سے حاصل کردہ اسباق

ڈرامہ جہاں تفریق کا بھی باعث ہوتا ہے! وہیں پر اس سے کچھ سیکھنے کا بھی موقع ملتا ہے! عقلمند شخص وہی ہے جو کچھ نہ کچھ سیکھتا رہتا ہے! رائٹر چونکہ معاشرے کا حساس ترین فرد ہوتا ہے اس کی نبض عوام کی نفسیات پر ہوتی ہے۔ انسانی نفسیات کے ساتھ ساتھ اس کا مطالعہ بھی وسیع ہوتا ہے! ڈرامے کے ذریعے وہ عوام الناس کی شعوری طور پر تربیت بھی کر رہا ہوتا ہے۔ اپنے مطالعہ و مشاہدہ کا اظہار وہ تحریر کی شکل میں کرتا ہے اسی تحریر میں بعض اوقات علم کے موتی بھی ہاتھ میں آجاتے ہیں اور تحقیق کا ساماں بھی پیدا ہوتا ہے! اس کے علاوہ دانشور حضرات اور اہل نظر کے لئے سوچنے سمجھنے کا ساماں موجود ہوتا ہے! ذیل میں ڈرامے سے کچھ چند اسباق سیکھنے کی کوشش کی ہے! اس کوشش کو چند نتائج کی شکل میں پیش کیا جا رہا ہے امید ہے کہ سبھی خواتین و حضرات اس سے متفید ہوں گے!

آئیے آپ اور ہم مل جل کر کچھ موتی چنے کی کوشش کرتے ہیں

عنریب کے ہاں بھی گڈری کے لعل پیدا ہوتے ہیں!

بچے انسان کی زندگی بدل دیتے ہیں

نیک اور عقل مند عورت بیوی شوہر کے لئے بہت قیمتی اثاثہ ہے

ایک کامیاب مرد کے پیچھے واقعی عورت ہی ہوتی ہے

اللہ انسان کو کسی بھی وقت ہدایت دے سکتا ہے

کسی کو معاف کرنا آپ کو کمزور نہیں بناتا بلکہ اس سے آپ کی خوشیاں بحال ہوتی ہیں

ہمارے معاشرے کو ایسی مثبت کہانی کی بہت ضرورت ہے

ماں باپ اپنے بچوں کی تربیت ضرور کرے یہی تربیت زندگی کے گرم سرد دنوں میں بہت کام آتی ہے

گھر کو بنائے رکھنے میں ماں باپ کا بڑا ہاتھ ہوتا ہے اور جو انٹرنٹ فیملی سسٹم کو بچانے کی کوشش ہوتی ہے

اچھے کام اچھا نتیجہ برے کام کا برا نتیجہ

بڑوں کے تجربے اور باتوں میں دانائی کے پہلو ہوتے ہیں واقعی باتوں میں وزن ہوتا ہے

بچوں کی برے وقت کے لئے تربیت اور تعلیم ضروری ہے جیسا کہ انایا جب بچے کی ماں بسنتی ہے اور نوکری سے استغنیٰ دیتی ہے

اللہ کو ظلم تکبر بالکل پسند نہیں ہے وہ دیر بدیر اسکا صلہ انسان کو ضرور دیتا ہے مکافات عمل ہو کر رہتا ہے یا پھر اللہ کسی کو ہدایت دینا چاہے تو عطا فرمادیتا ہے

قرآن وحدیث کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو عنرور تکبر گھمنڈ بالکل پسند نہیں ہے اور اگر پسند نہیں تو اسکی سزا دیر بدیر ضرور مل کر رہتی ہے بس اللہ انسان کی رسی ڈھیلی چھوڑ دیتا ہے! اس ڈرامے سے بھی یہی سبق ملتا ہے

انسان کو انسان سے معافی مانگ لینی چاہئے اس سے اللہ خوش ہوتا ہے اور بعض اوقات بڑے بڑے مسائل ہو جاتے ہیں

ڈرامہ ثبات : یوٹیوب چینل لنک (یو آر ایل)

ذیل میں دئے گئے لنک کو صرف کلک کریں یہ آپ کو آپکو آپکی مطلوبہ قسط تک لے جائے گا! اس سے پہلے اپنے انٹرنیٹ کاکنکشن چیک کرلیں کہ وہ آن ہے یا آف

یوٹیوب لنک	قسط نمبر
https://www.youtube.com/watch?v=R-3IfGlggNw&t=1598s&ab_channel=HUMTV	1
https://www.youtube.com/watch?v=FDXujOsQy8g&ab_channel=HUMTVDramas	2
https://www.youtube.com/watch?v=fSka2DxPDY&ab_channel=HUMTVDramas	3
https://www.youtube.com/watch?v=eezAftO6MZk&ab_channel=HUMTVDramas	4
https://www.youtube.com/watch?v=aYKCFiymmlE&ab_channel=HUMTVDramas	5
https://www.youtube.com/watch?v=LO5ftdnCYo0&ab_channel=HUMTVDramas	6
https://www.youtube.com/watch?v=0iMielPam7U&ab_channel=HUMTVDramas	7
https://www.youtube.com/watch?v=-n3eqXwMZz4&t=305s&ab_channel=HUMTVDramas	8
https://www.youtube.com/watch?v=1GQdoJK842I&t=1329s&ab_channel=HUMTVDramas	9
https://www.youtube.com/watch?v=2_knBCXFteg&ab_channel=HUMTVDramas	10
https://www.youtube.com/watch?v=NnIV3QHeFRY&t=411s&ab_channel=HUMTVDramas	11
https://www.youtube.com/watch?v=F04udAgiSIs&ab_channel=HUMTVDramas	12
https://www.youtube.com/watch?v=7Le6KvF9Vh0&t=29s&ab_channel=HUMTVDramas	13
https://www.youtube.com/watch?v=0lm6kcONVys&t=24s&ab_channel=HUMTVDramas	14
https://www.youtube.com/watch?v=6v4Z05aKkSs&ab_channel=HUMTVDramas	15
https://www.youtube.com/watch?v=3bPSHO0iHC8&ab_channel=HUMTVDramas	16
https://www.youtube.com/watch?v=NoZtHa8gJhI&t=81s&ab_channel=HUMTVDramas	17
https://www.youtube.com/watch?v=lsbd3t22x5c&ab_channel=HUMTVDramas	18
https://www.youtube.com/watch?v=ybgmObVCIhQ&ab_channel=HUMTVDramas	19
https://www.youtube.com/watch?v=DfGgxBuwo8o&ab_channel=HUMTVDramas	20
https://www.youtube.com/watch?v=3C79f8I_5OU&ab_channel=HUMTVDramas	21
https://www.youtube.com/watch?v=Xi1IQSbimfc&ab_channel=HUMTVDramas	22
https://www.youtube.com/watch?v=rNmIACga9LA&ab_channel=HUMTVDramas	23
https://www.youtube.com/watch?v=UA3r1w6kJGE&ab_channel=HUMTVDramas	24
https://www.youtube.com/watch?v=1tS6ws0skHk&ab_channel=HUMTVDramas	25
https://www.youtube.com/watch?v=2MYCN-xbTgA&ab_channel=HUMTVDramas	26
https://www.youtube.com/watch?v=r6EXKs7V3oQ&ab_channel=HUMTVDramas	27
https://www.youtube.com/watch?v=hDaxk4MphBk&t=13s&ab_channel=HUMTV	Last Episode
نوٹ: تمام لنکز کام کر رہے ہیں اور ایکٹو ہیں	

تصویری جھلکیاں

 <p>کاسٹ سارہ خان ماؤرا حسین عثمان مختار امیر گیلانی عزیزہ منصور محمد احمد سیسی راجیل</p> 	 <p>feedback@hum.tv</p>  <p>ثبات</p>
 <p>کاسٹ لیلیٰ زبیری معظم علی خان انجم حبیبی جہانزیب خان عباس اشرف جویریہ کامران</p> 	 <p>feedback@hum.tv</p>  <p>ثبات</p>



کاسٹ
فیصل شہزاد
عدنان بھٹی
حیدر رفعت
حسان محمود
احسن علی
ارمان
فاطمہ بلوچ
معراج الحق





feedback@hum.tv



ثبات



کاسٹ
ایڈوکیٹ سیف عباسی
ضیاء الرحمن
سراب قادر
ابرار احمد
نور فاطمہ
زمان
ارم باجوہ





feedback@hum.tv



ثبات



کاسٹ
کاشف انور
عاصم شاہ کا کا خیل
سعدیہ فاروق
طوبی انصاری
عمر گلزاری
صبا جاوید
ذوالفقار علی





feedback@hum.tv



ثبات



کاسٹ
فیصل شہزاد
عدنان بھٹی
حیدر رفعت
حسان محمود
احسن علی
ارمان
فاطمہ بلوچ
معراج الحق





feedback@hum.tv



ثبات

اسپیشل تھینکس

پی ایم اے ایس۔ آرید انگری کلچر یونیورسٹی (راولپنڈی)
آئی ایم ایچ ہاسٹل (Excel Lab)

The Countryside Murree
Islamabad Regalia Hotel
BLT Restaurant
Kallisto Restaurant
The Dapper Day
Mouthful Restaurant Islamabad
The Address Mall
Eighteen Islamabad
Eagle Gate Properties
Ottoman Jewelers

شفاء انٹرنیشنل ہاسٹل
ماروف ہاسٹل

feedback@hum.tv



ثبات

اسپیشل تھینکس

اسلام آباد انٹرنیشنل ایئر پورٹ
ڈسٹرکٹ کورٹ راولپنڈی
بسمہ کیانی
مون جیولرز
ایڈوکیٹ شہزاد میر
ایڈوکیٹ زاہد اقبال

feedback@hum.tv



ثبات



سارہ خان وارڈروب

Splash

Mango

Quiz

Debenhams

Next

Farah and Fatima



feedback@hum.tv




شبات



اسٹنٹ کیمرہ مین
عبدالملک
ای. این. جی
ابراہیم
ثاقب
سعود
ساؤنڈ انجینئر
زمان چاچڑ
میک اپ
فائزہ عباسی



feedback@hum.tv




شبات

اسپاٹ بوائز
سرفراز بھٹی
دریا خان
راجا عثمان
ٹیکنیشن
باقر نقوی
پروڈکشن مینیجر
عامر شہزاد
پراپس مینیجر
علی زمان بلوچ


feedback@hum.tv

ثبات


کاسٹ
ایڈوکیٹ سیف عباسی
ضیاء الرحمن
سراب قادر
امبر احمد
نور فاطمہ
زمان
ارم باجوہ


feedback@hum.tv

ثبات




کاسٹ
کاشف انور
عاصم شاہ کا کاخیل
سعدیہ فاروق
طوبی انصاری
عمر گلزاری
صبا جاوید
ذوالفقار علی





feedback@hum.tv



ثبات



کاسٹ
فیصل شہزاد
عدنان بھٹی
حیدر رفعت
حسان محمود
احسن علی
ارمان
فاطمہ بلوچ
معراج الحق





feedback@hum.tv



ثبات



گرامہ ثبات ۲۰۲۰: تجزیہ و تبصرہ







ڈرامہ ثبات ۲۰۲۰: تجزیہ و تبصرہ



ڈرامہ ثبات ۲۰۲۰: تجزیہ و تبصرہ











ڈرامہ ثبات ۲۰۲۰: تجزیہ و تبصرہ

ڈرامہ ثبات: تھیم سانگ
زندگی پہیلی ہے زندگی فسانہ ہے
زندگی پہیلی ہے زندگی فسانہ ہے
گیت گائے کوئی بھی ساتھ گنگنا ہے
ڈرگئے جو رستوں سے گھر سے کیسے نکلو گے
روزانہی رستوں پر تم کو آنا جانا ہے
زندگی ہے اجنبی زندگی ہے اجنبی
یہ کڑی مسافت ہے
اس لئے یہ سوچا ہے
ہاتھ ہٹام کر تیرا ساتھ چلتے جانا ہے
بت جو خود تراشے تھے بن گئے خدا ہیں سب
ان کو زیر کرنا ہے اب انہیں گرانا ہے
زندگی ہے ---

ذہن کے درپچے پر سوچ کی یہ دستک ہے
یا کہ بھول جانا ہے تم کو یاد رکھنا ہے
تم کبھی جو آؤ تو ساتھ مل کے بیٹھے گے
کیا سے کیا ہو گئے ہیں یہ تم کو بتا ہے
تم بدل گئے لیکن میں وہیں پہ ٹھہرا ہوں
تیرے ساتھ باندھا جو عہد وہ نبھانا ہے
روز میری ہستی سے راکھ اڑتی رہتی ہے
کھود یا جو تجھ کو اور کیا گنونا ہے
زندگی ہے اجنبی زندگی ہے اجنبی

رہے نام اللہ کا یا حی یا قیوم

###

23-Nov-2020 12:50am

ڈرامہ ثبات ۲۰۲۰: تجزیہ و تبصرہ